خوب بچالیا
مصنّف : آر۔ کے۔ مورتی
CHILDREN'S BOOK TRUST
NEW DELHI

مصنّف : آر۔ کے۔ مورتی

مصوّر : بی۔ جی۔ ورما

مترجم : ڈاکٹر شریف احمد

چلڈرن بک ٹرسٹ

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان

بچوں کاادبی ٹرسٹ

شام کا دھندلکا تیزی سے بڑھ رہا تھا۔ سورج آگ کے گولے کی طرح نظر آرہا تھا۔
لاڈلی لنگور لیچی کھاتی جاتی تھی اور اس کی گٹھلیاں تھوکتی جاتی تھی۔ وہ اپنے ساتھی لاگو کی طرف مڑی اور بولی: "اب گھر واپس جانے کا وقت ہو گیا ہے۔ تھوڑی ہی دیر میں اندھیرا ہو جائے گا۔" اس نے اپنی آواز میں کہا۔

"بالکل ٹھیک، میری محبوبہ!" یہ کہہ کر لاگو پیڑوں کے تنوں پر بھاگتا دوڑتا چلنے لگا۔ لاڈلی بھی ساتھ میں پیچھے پیچھے چلنے لگی۔ وہ ایک شاخ سے دوسری شاخ پر جست لگاتے تھے اور ایک درخت سے دوسرے درخت پر پہنچ جاتے تھے۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ ساگوان کے اس درخت پر پہنچ گئے جہاں ان کا گھر تھا۔

صابر اور ستیہ دو گوریاں تھیں، ان کا گھونسلہ بھی اسی ساگوان کے درخت پر تھا۔ وہ بھی اڑتی ہوئی واپس پہنچ گئیں۔ کبھی کبھی وہ سورج کی کرنوں کی روشنی میں وہ سنہری نظر آنے لگی تھیں۔

ویرا اور ویراون نام کے دو گِدھ جنھوں نے اسی ساگوان کے درخت کی ایک شاخ کو پسند کر لیا تھا، پہلے ہی واپس آگئے تھے۔ ویرا نے اپنا سر جھکایا اور اپنی چونچ کو درخت کی کھردری چھال سے رگڑ رگڑ کر صاف کرنا شروع کر دیا۔ ویراون اپنے سر کو ایک طرف گھمائے شہد کی مکھیوں کو اپنے چھتے میں واپس

لاگو نے محسوس کیا کہ ساگوان کے درخت پر ایک دم خاموشی چھائی ہوئی ہے۔ عام طور سے انکل ساگوان ان کو واپسی پر خوش آمدید کہتا تھا اور پوچھتا تھا کہ دن کیسا گذرا۔ وہ ان کے ہنسی مذاق پر خوب ہنستا تھا۔ لاگو لاڈلی کے اور قریب آتے ہوئے بولا۔
''آج انکل ساگوان بہت خاموش ہے، کچھ گڑبڑ معلوم ہوتا ہے۔''
''تم معلوم کیوں نہیں کرتے؟'' لالی نے جواب دیا۔
''انکل ساگوان! کیا آج آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے؟'' لاگو نے پوچھا۔
''نہیں نہیں، میں تھوڑا فکر مند ہوں۔'' انکل ساگوان نے جواب دیا۔
''فکر مند۔'' لاڈلی نے لاگو کی طرف دیکھا۔ وہ کچھ سمجھ نہ سکی۔
''ہاں، ہاں۔ میں سوچتا ہوں کہ جب میں یہاں نہ ہوں گا تو تم سب کا کیا بنے گا۔'' انکل ساگوان نے دبے دبے لہجے میں کہا۔
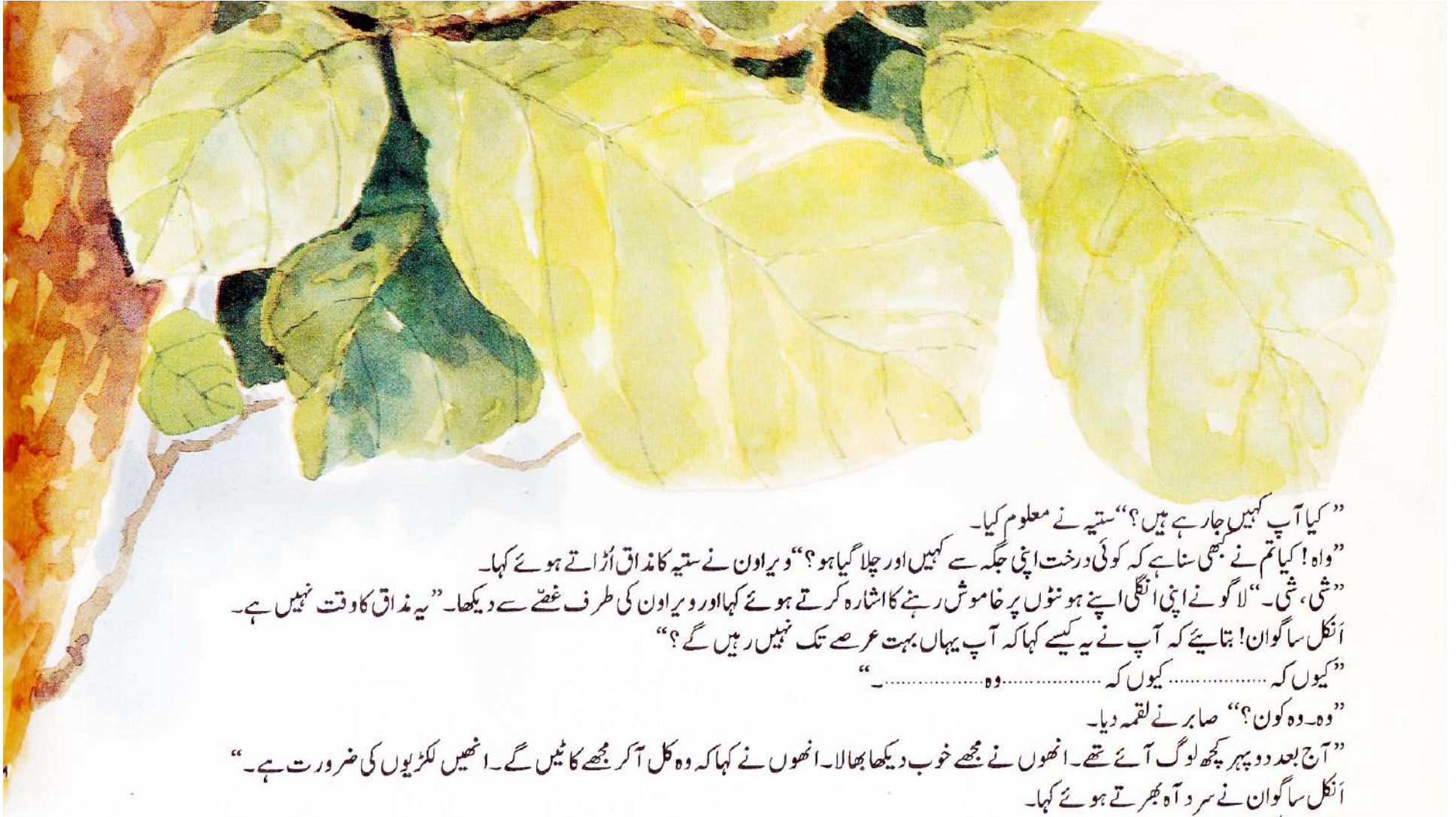
"کیا آپ کہیں جا رہے ہیں؟" ستیہ نے معلوم کیا۔

"واہ! کیا تم نے کبھی سنا ہے کہ کوئی درخت اپنی جگہ سے کہیں اور چلا گیا ہو؟" ویراون نے ستیہ کا مذاق اُڑاتے ہوئے کہا۔

"شی، شی۔" لاگو نے اپنی اُنگلی اپنے ہونٹوں پر خاموش رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا اور ویراون کی طرف غصّے سے دیکھا۔ "یہ مذاق کا وقت نہیں ہے۔ اَنکل ساگوان! بتائیے کہ آپ نے یہ کیسے کہا کہ آپ یہاں بہت عرصے تک نہیں رہیں گے؟"

"کیوں کہ .... کیوں کہ .... وہ ....۔"

"وہ۔ وہ کون؟" صابر نے لقمہ دیا۔

"آج بعد دوپہر کچھ لوگ آئے تھے۔ انھوں نے مجھے خوب دیکھا بھالا۔ انھوں نے کہا کہ وہ کل آ کر مجھے کاٹیں گے۔ انھیں لکڑیوں کی ضرورت ہے۔" اَنکل ساگوان نے سرد آہ بھرتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ لوگ وردی میں تھے؟" ویراون نے دریافت کیا۔

"نہیں۔ وہ لوگ جنگل کے چوکیدار نہیں تھے۔ میں اُن سب کو پہچانتا ہوں۔" انکل ساگوان نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو غیر قانونی طور پر درخت کاٹتے رہتے ہیں اور یہ اس بار آپ کو کاٹنا چاہتے ہیں۔" ویراون نے اپنی چونچ تیز کرنا روک کر کہا۔

”یا خدا! اب ہم لوگ کہاں جائیں گے ؟“ لاڈلی، لاگو کے اور نزدیک ہوتے ہوئے بولی۔

انکل ساگوان نے اس کے بعد کچھ بھی نہ کہا۔ وہ بہت رنجیدہ تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اسے کاٹا جائے۔ وہ ابھی اور جینا چاہتا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ اس کی شاخوں پر جانور، پرندے اور کیڑے مکوڑے اسی طرح خوشی خوشی رہتے رہیں۔ لیکن وہ کر بھی کیا سکتا تھا۔ وہ اپنی جگہ سے بھاگ بھی تو نہیں سکتا تھا۔

لاگو نے درخت پر رہنے والے سبھی جانوروں، پرندوں اور
کیڑے مکوڑوں کو جمع کیا۔ اس نے کہا:
"ہم سب کو مل کر انکل ساگوان کو بچانا چاہیے۔ مجھے یقین ہے
کہ سب اس کی ترکیب سوچ سکتے ہیں۔
تھوڑی دیر تک کوئی نہ بولا۔ بعد میں سبھی نے کوئی نہ کوئی
ترکیب بتائی۔ لاگو نے اس جلسہ کی صدارت کی۔ آخرکار ایک
ترکیب طے کر لی گئی جس میں ہر ایک کو کچھ نہ کچھ حصہ لینا۔
ان کو یہ بھی یقین ہو گیا کہ آس پاس کے درختوں میں تھا
رہنے والے بھی ان کی مدد کو آجائیں گے۔
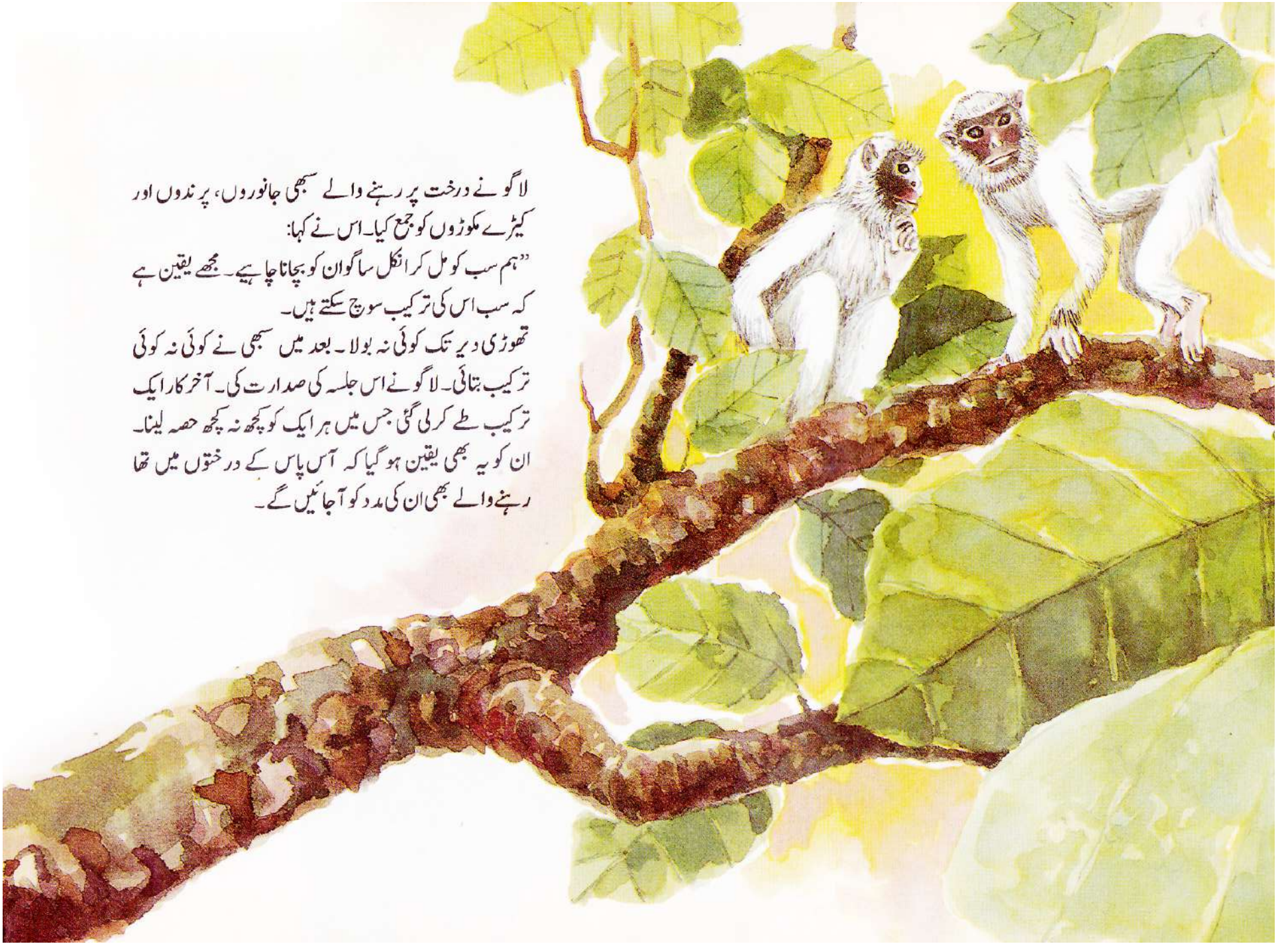
تارے ان کو کن انکھیوں سے دیکھ رہے تھے۔ آدھا ادھورا چاند آسمان پر بادل کے ایک ٹکڑے کا پیچھا کر رہا تھا۔ لاگو اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔ "اب ہمیں سو جانا چاہیے کل کے لیے ہمارے پاس بہت کام ہے۔"
صابر نے پیڑ کو تھپ تھپاتے ہوئے کہا: "انکل ساگوان! وہ لوگ آپ کو ہرگز کاٹ نہ سکیں گے۔ کم سے کم اس وقت تک تو ہرگز نہیں جب تک ہم لوگ یہاں ہیں۔"
"بہت بہت شکریہ !" انکل ساگوان نے کہا۔
سورج کی کرنیں پیڑ کی شاخوں سے چھَن چھَن کر آنے لگیں۔ لاڈلی نے لاگو کو ہلایا۔ "اٹھو۔ جاگو۔" جلد ہی آس پاس کے درختوں کے ایک درجن لنگور بھی ان کے پاس آگئے، لنگوروں نے بڑے بڑے پتھر اٹھا لیے اور ان کو لے کر درخت پر جا بیٹھے۔ انھوں نے شاخوں پر پتھر اکٹھے کر لیے تاکہ ضرورت پڑنے پر وہ انھیں استعمال کر سکیں۔
صابر اور ستیہ کچھ طوطوں اور بُلبُلوں کے ساتھ اپنی چونچوں پر دھار رکھنے میں مصروف تھے۔

ویرااور ویراون بھی جاگ پڑے تھے اور وہ بھی مشغول تھے۔ انھوں نے بھی اپنی نوکیلی چونچ کو درخت کی چھال پر خوب گھِسا یہاں تک کہ وہ چمکنے لگی اور دھار دار نظر آنے لگی۔

شہد کی مکھیّاں چاروں طرف بھنبھنا رہی تھیں۔ آج انھوں نے رس اور پھول کے زیرے کی تلاش میں نہ جانے کا فیصلہ کیا۔

سب سے پہلے ویرا نے دیکھا کہ ایک جیپ اس درخت کی طرف آرہی ہے۔ وہ بلندی کی طرف گھوم رہی تھی اور پورے علاقے کا اندازہ لگا رہی تھی۔ اس نے سب کو ہوشیار کر دیا۔ "میرا خیال ہے کہ وہ آپہنچے۔"

"ہاں! وہ آرہے ہیں۔" ویراون نے بھی تصدیق کی۔

لاگو نے بریک لگنے کی تیز آواز سنی۔ ویرا چلّائی! "وہ آگئے ہیں۔ انھوں نے جیپ روک لی ہے۔ وہ جیپ سے کود کود کر نکل رہے ہیں۔ ان سب کے پاس کلھاڑیاں ہیں۔ ارے ! یہ تو شکور ہے۔ وہی بدمعاش جو یہاں جانوروں کو غیر قانونی طریقے سے مارتا ہے۔ سب لوگوں نے اپنی اپنی کلھاڑیاں اُٹھالی ہیں۔ وہ اب درخت کے قریب پہنچ رہے ہیں۔"

وہ لوگ مشکل سے درخت کے قریب پہنچے ہوں گے کہ ان کو خطرے کی علامت کا اندازہ ہو گیا۔ آدھا درجن پتھر ان پر تیزی سے آن پڑے۔ دو لوگ تو چکرا کے پیچھے ہٹ گئے۔ دوسروں نے اوپر کی طرف دیکھا۔ ان کی بھی وہی حالت ہوئی۔ پتھروں نے ان کو پیچھے دھکیل دیا۔

وہ پیچھے ہٹ گئے، پھر چڑیاں اُڑ کر آ گئیں۔ انھوں نے ان لوگوں کو اپنی دھاردار چونچوں سے زخمی کرنا شروع کر دیا۔ ''ہائے میری ناک۔'' ان آدمیوں میں سے ایک کراہا جس کی موٹی موٹی ناک کو ستیہ نے نشانہ بنایا تھا۔ ایک دوسرا آدمی زمین پر تڑپتا نظر آیا جس کی کھوپڑی میں ویرا نے اپنے تیز دھاردار چونچ واپس اُڑنے سے پہلے ٹھونس دی تھی۔

صابر نے شکور کا کان نوچا۔ وہ لوگ زمین پر گر پڑے اور پرندوں کی ٹھونگوں اور پنجوں سے بچنے کی کوشش کرنے لگے۔

''واپس آ جاؤ! آج ہم لوگ کچھ بھی نہ کر سکیں گے۔'' شُکور نے اپنے آپ کو بچاتے ہوئے کہا۔ لیکن فوراً ہی اُس نے اپنے آپ کو شہد کی مکھّیوں، اَن گِنت مکھّیوں سے گھِرا ایایا۔

''اُو، خدایا!'' وہ شخص چیخا۔ ''اب ہم لوگ کیا کریں؟''
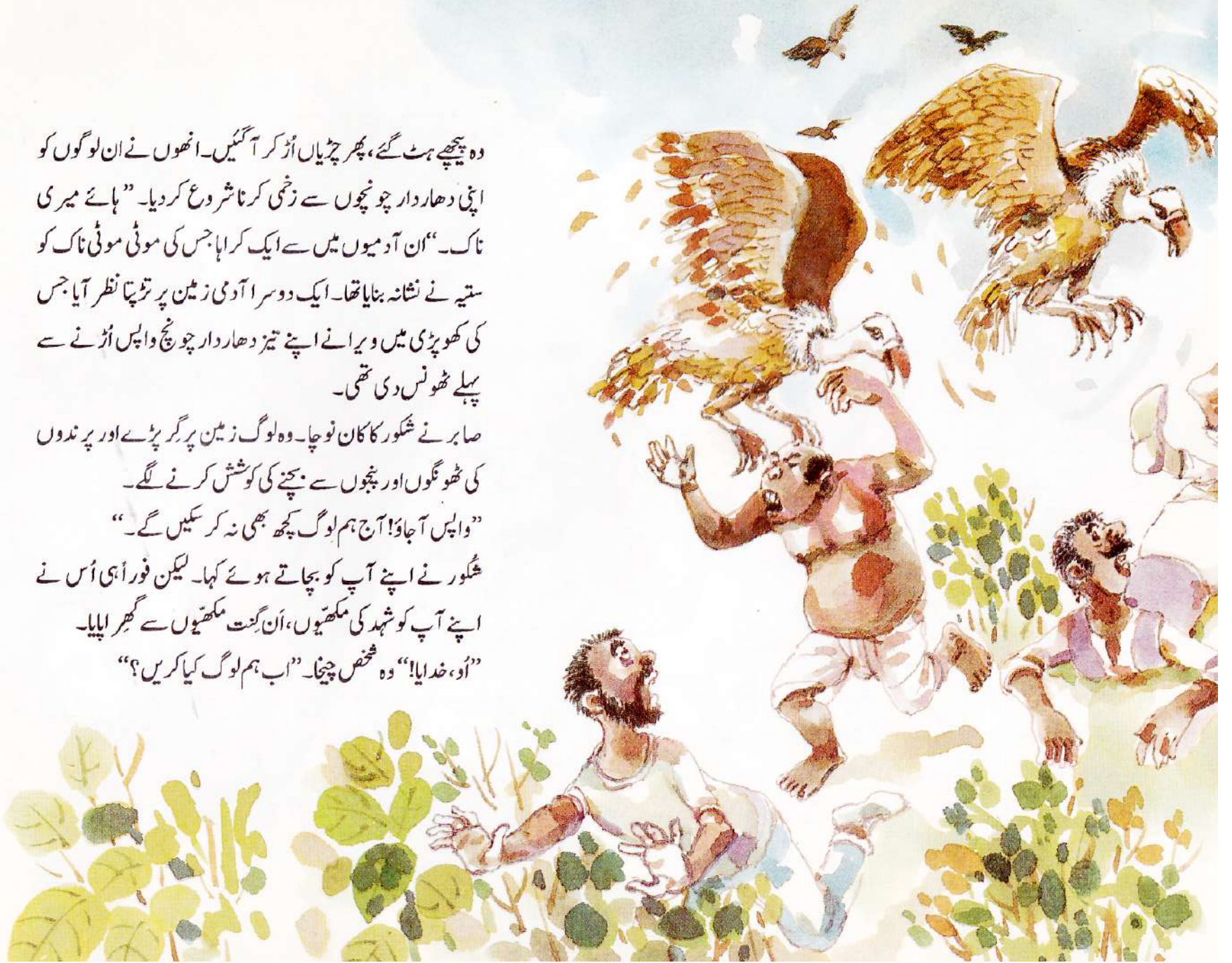
ویرااور ویراون آسمان میں تیزی سے چکّر کاٹنے لگے۔ جنگل کے چوکیدار، جو وہاں سے چند کلومیٹر کے فاصلے پر تھے، اب ان کی نظر بھی یہاں پڑی۔ اُن میں سے ایک بول اُٹھا: ”ارے، وہ گِدھ منڈلا رہے ہیں۔ شاید کوئی جانور مَر رہا ہے۔ شکاری بھی یہیں آس پاس معلوم ہوتے ہیں۔“

چو کیدار جیپ میں بیٹھ کر تیزی سے دوڑے۔ انھوں نے پرندوں کو منڈلاتے ہوئے اور لوگوں کے ٹھونگے مارتے ہوئے دیکھا۔ اُنھوں نے مکھیّوں کے دَل کے دَل بھی دیکھے وہ جھجک کہ رہ گئے اور مکھیّوں نے بھی چوکیداروں کو دیکھ کر اپنے چھتّوں کا رُخ کیا۔ پرندے بھی شاخوں پر جا بیٹھے۔ صابر اور ستیہ ساگوان کے درختوں کی طرف بھاگے۔ لاڈلی اور لاگو اپنے گھر کی طرف روانہ ہوئے۔ ویرا اور ویراون بھی ساگوان کے درختوں میں گُم ہو گئے۔

چوکیداروں کی نظر، ان لوگوں پر پڑی۔ بڑا چوکیدار شکور کی طرف بھاگا اور اُسے جھنجھوڑ کر کہا: "کیوں، شکور، یہاں کیا کرنے آئے ہو؟ کیا کسی بھیڑیے کی کھال پر نظر ہے، یا کوئی ساگوان کا پیڑ چاہیے؟"

چوکیداروں نے ان مجرموں کو گھیر لیا اور وہاں چل دیے۔

انکل ساگوان مارے خوشی کے جھوم اُٹھا۔ لاگو اور لاڈلی مارے خوشی کے ایک دوسرے کو لپٹ گئے۔ ویرا اور ویراون دُور کہیں کسی جانور کی لاش سونگھ کر اُڑ گئے۔ مکھیاں اِدھر اُدھر ہٹ کر بھنبھنانے اور گانے لگیں:

"ہم مگن ہیں اپنے چھتّوں میں
ساگوان کے درختوں پر
جو ہمارے نشیمن ہیں"

چڑیوں نے اُن سے دُھن اُڑائی اور چہچہائیں:

"مگن ہیں ہم بھی ...... ہم بھی!
اپنے نشیمن میں
ساگوان کے درختوں پر
جہاں ہم بسیرا کرتے ہیں۔"

لاڈلی اور لاگو چھوٹے چھوٹے پتھر اُٹھا کر بجانے لگے، جیسے اُن گانوں پر تال دے رہے ہوں۔

پہلا انگریزی ایڈیشن : 1994

پہلا اُردو ایڈیشن : مارچ 2000

تعداد اشاعت : 3000

قیمت : 15.00 روپے

This Urdu edition is published by the National Council for Promotion of Urdu Language, M/o Human Resource Development, Department of Education, Govt. of India West Block-I, R.K. Puram, New Delhi, by special arrangement with Children's Book Trust and Bachchon Ka Adabi Trust, New Delhi and printed at Indraprastha Press (CBT), New Delhi.